والدین سات سالہ بچے کو نماز کی ترغیب نہ دیں تو گنہگار ہوں گے؟

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-3024

تاریخ اجراء: 25صفر المظفر1446ھ/31اگست2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر والدین سات سال میں بچوں کو نماز کی ترغیب نہ دیں تو کیا والدین گناہگار ہوں گے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو بچے کے ولی پر واجب ہے کہ اُسے نماز کا حکم دے، اگر نہیں دے گا تو گناہ گار ہو گا۔

درمختار میں ہے "ويؤمر الصبي بالصوم إذا أطاقه ويضرب عليه ابن عشر كالصلاة في الأصح." ترجمہ: جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو اس وقت اسے روزے کا حکم دیا جائے گا اور دس سال کا ہو تو اصح قول کے مطابق روزہ نہ رکھنے پر اسے مارا جائے گا جیسا کہ نماز کا معاملہ ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قوله: ويؤمر الصبي) أي يأمره وليه أو وصيه والظاهر منه الوجوب وكذا ينهى عن المنكرات ليألف الخير ويترك الشر، ط" ترجمہ: یعنی اس کا ولی یا ولی کا وصی بچے کو حکم دے گا اور اس سے ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم دینا واجب ہے اور اسی طرح اسے برائیوں سے روکا جائے گا تاکہ نیکی سے مانوس ہو اور برائی کو چھوڑ دے۔ (الدر المختار و رد المحتار، ج02، ص409، دار الفكر، بيروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”اور پُر ظاہر کہ یہ احکام حدیث و فقہ میں مطلق و عام، تو ولی، نابالغ ہفت سالہ یا اس سے بڑے کو اسی وقت ترکِ صوم کی اجازت دے سکتا ہے جبکہ فی نفسہ روزہ اسے ضرر پہنچائے، ورنہ بلا عذر شرعی اگر روزہ چھڑائے گا یا چھوڑنے پر سکوت کرے گا گنہگار ہو گا کہ اس پر امر یا ضرب شرعاً لازم اور تارک واجب، بزہ کار و آثم۔“ (فتاوی رضویہ، ج10، ص346، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم